از : مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

فرقہ بندی کا عذاب

اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا تمہارے مختلف فرقے بنا کر تمہیں خلط ملط کر دے۔ لبس کا معنی گڈمڈ کر دینا یا خلط ملط کر دینا ہے تو فرمایا سزا کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے وَیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَأْسَ بَعْضٍ پھر بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ بھی چکھائے۔ جب لوگ مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے، اُن میں اختلافات ہو جائیں گے تو پھر وہ آپس میں ہی برسرپیکار ہو جائیں گے اور یہ بھی عذاب ہی کی ایک صورت ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس آیت کے جب یہ الفاظ نازل ہوئے عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ تو حضور علیہ السلام نے دعا کی اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ اس عذاب سے پناہ مانگتا ہوں پھر جب الفاظ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ اُترے تب بھی حضور علیہ السلام نے نیچے والے عذاب سے پناہ مانگی۔ آیت کا تیسرا ٹکڑا اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا آیا تو آپ نے فرمایا، یہ نسبتاً سہل ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ان تین دعاؤں میں سے پہلی دو کو اللہ نے منظور کر لیا اور وعدہ فرمایا کہ امتِ نبی آخر الزمان علیہ السلام پر نہ تو نوح علیہ السلام کی قوم جیسا بارش یا پتھروں کا عذاب آئے گا کہ پوری قوم ہی ہلاک ہو جائے اور نہ نیچے سے زلزلے اور سیلاب وغیرہ ہی پوری اُمت کے لیے تباہ کن ہوں گے البتہ آپس کی فرقہ بندی سے متعلق اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول نہ کی چنانچہ تفرقہ بازی اس امت میں قیامت تک قائم رہے گی۔ حضرت سعدؓ کی روایت میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے یہ دعا بھی کی اے اللہ! میری اُمت پر کسی دشمن کو مسلط نہ فرمانا، اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی کہ دشمن مسلط نہ ہوگا۔ مگر آپس کی لڑائی جھگڑائی جاری رہے گی، چنانچہ امت

محمدیہ میں تاتاریوں کا فتنہ محض اپنوں کی وجہ سے پیدا ہوا ــــــــ سندھ میں جو لوگ ہلاک ہو رہے ہیں وہ بھی آپس کی جنگ وجدال کی وجہ سے ہو رہا ہے، اس برصغیر پر انگریزوں کو تسلط اپنوں کی وجہ سے حاصل ہوا۔ غرضیکہ دنیا میں جہاں پر بھی مسلمانوں کو غلام بنایا گیا اور ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے ہیں۔ سب اندرونی غداروں کی وجہ سے ہوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اپنی امت کے لوگ ہی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

اب مسلمانوں میں فرقہ پرستی کی وبا عام ہے۔ خیر القرون میں تو لوگ اس بیماری سے محفوظ رہے مگر آپ کے رخصت ہونے کے ۳۵ برس بعد یہ اختلاف شروع ہو گیا، سب سے پہلا اختلاف خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ کے زمانے میں پیدا ہوا جو اُن کی شہادت پر منتج ہوا، پھر مسلمانوں کے درمیان جمل اور صفین کی جنگیں ہوئیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جب میری اُمت میں ایک دفعہ تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک چلتی رہے گی، اس کے بعد عام فتنے شروع ہو گئے، فرقہ بندی پیدا ہو گئی، خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو گئی شہنشاہیت اور امپیریلزم آ گیا۔ اجتماعیت کی جگہ انفرادیت نے لے لی اور اس طرح اُمت میں مستقل انتشار پیدا ہو گیا۔ نیک لوگ دنیا سے بالکل ناپید تو نہیں ہوئے مگر اکثر و بیشتر شر ہی کا غلبہ رہا۔ یہ سب اندرونی خلفشار کا نتیجہ ہے اپنے ملک میں فرقہ بندی کی حالت دیکھ لیں ایک دوسرے کے خلاف کس طرح کیچڑ اچھالا جاتا ہے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیئے جا رہے ہیں پراپیگنڈہ کے ذریعے ایک دوسرے کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس طرح لوگوں کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے یہی خدا کا عذاب ہے یہ آخری علمی امت ہے اور علم کا تقاضا ہے کہ ان کے نظریات اور آراء مختلف ہوں، بعض کے نظریات اچھے ہیں مگر اُن میں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ فاسد رائے رکھتے ہیں اور بعض سو فیصدی گمراہی میں مبتلا ہیں شرک وکفر اور بدعات کی وجہ سے فکر فاسد ہو جاتی ہے عمل سے بے بہرہ لوگ نئے نئے نظریات وضع کرتے ہیں جس کی وجہ سے آپس میں ٹکراؤ پیدا ہونا ضروری ہے اسی چیز کے متعلق کہا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ تمہیں مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے اور تم ایک دوسرے کے لیے باعث عذاب بن جاؤ۔ آج یہ عذاب ہم پر مسلط ہے حضور علیہ السلام کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو قوم سُنّت کو ترک کر دیتی ہے اُس کو لڑائی جھگڑے میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جب سنت چھوٹتی ہے تو اسکی جگہ بدعت آ جاتی ہے اُسکے نتیجے میں جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ آخری اُمت اسی چیز کی سزا بھگت رہی ہے۔